سوال

(326) تحریری طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بہن اور بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس نے اپنی بہن سے کہا کہ ہو قلم لائے' چنانچہ اس نے کسی کی طرف منسوب کئے بغیر لکھ دیا : طلاق' طلاق ۔ چنانچہ اس بہن نے قلم چھین لیا اور تین بار لکھا' طلاق' طلاق' طلاق' پھر اس شخص نے یہ کاغذ بیوی کی طرف پھینک دیا اور کہا دیکھو جو میں نے لکھا ہے صحیح ہے ؟ حالانہ اس نے یہ الفاظ بیوی کو طلاق کے ارادہ سے نہیں لکھے تھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس شخص کا ارادہ طلاق کا نہیں تھا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس کا ارادہ تو محض الفاظ لکھنے کا تھا یا طلاق دینے کے علاوہ اس کا کوئی اور ارادہ تھا اور نبی کریمؐ نے فرمایا :

((إنما الأعمال بالنيات)) (صحیح البخاري)

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

اہل علم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے اور بعض کے بقول جمہور' کا یہ قول ہے کہ کتابت کنایہ کے معنی میں ہے اور کنایہ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی' علما کا صحیح ترین قول یہی ہے' ہاں البتہ کتابت کے ساتھ اگر کوئی ایسی چیز بھی شامل ہو' جو طلاق کے ارادہ پر دلالت کرتی ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی' لیکن مذکورہ واقعہ میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے جو طلاق واقع کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتی ہو لہٰذا اصل یہی ہے کہ اس صورت میں نکاح باقی رہے گا اور نیت کے مطابق عمل ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو دین میں فقاہت اور ثابت قدمی عطا فرمائے ۔ (آمین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد3 صفحہ311

محدث فتویٰ